وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعہ تقریرات اعتراضات المشہور بہ دیگر ور

مباحثہ شاہجہانپور

کہ رئیس المتکلمین جناب سیدنا و مولانا مولوی محمد قاسم الخیرات در مجمع عام با پنڈت دیانند
و منشی اندرمن و پادری اسکاٹ مفسر انجیل و پادری نولس صاحبان وغیرہ
در سنہ ۱۲۹۵ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام شاہجہانپور کردہ بودند

بماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

تو اس عذر کو کوئی نہیں سنتا۔ ایسے ہی یہ عذر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو رسول خدا تھے اس وقت قابل استماع نہیں بلکہ جیسے اس وقت اگر گورنر سابق بھی موجود ہو تو لارڈ لٹن ہی کا اتباع کیجئے جو گورنر زمانہ حال ہے ایسے ہی اس زمانہ میں اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی موجود ہوتے تو اُن کو چار و ناچار رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا اتباع کرنا پڑتا۔ اور اگر کوئی شخص اپنے خیال کے موافق بوجہ غلطی کوئی عیب ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ لگائے بھی تو ہم ہزار عیب اُن کے بزرگوں میں نکال سکتے ہیں۔ یہی تقریر ہو رہی تھی جو پادری صاحب نے فرمایا کہ گھنٹہ پورا ہوگیا۔ خیر مولوی صاحب تو بیٹھے اور عیسائیوں کی طرف سے پادری محی الدین پشاوری اُٹھے اور مولوی صاحب کی تقریر پر چار اعتراض کئے جنکے دیکھنے کے بعد اہل فہم کو یقین ہو جاتا ہے کہ جیسے ہنود کی طرف سے مولوی صاحب کی تقریر کے رد میں آخر جلسہ تک کوئی صدا نہ اٹھی پادری صاحبوں نے بھی گویا مطالب ضروری کو اس تقریر کے تسلیم ہی کر لیا۔ کیونکہ مطالب اصلی اور ضروری تو اس تقریر میں کل آٹھ باتیں تھیں۔ خدا تعالیٰ کا ثبوت [1] اُس کی وحدانیت [2]۔ اُس کا واجب الاطاعت ہونا [3]۔ نبوت کی ضرورت [4]۔ نبوت کے علامات اور صفات [5]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت [6]۔ اُن کی خاتمیت [7] اُن کے ظہور کے بعد انہیں کے اتباع میں نجات کا منحصر ہو جانا [8]۔ ان آٹھوں باتوں میں سے تو ایک بات پر بھی پادریوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ہاں پادری محی الدین مذکور نے مضامین تحفہ اور زائدہ پر البتہ اعتراض کر کے انجام کار خود نادم ہوئے اور پادری صاحبوں کو نادم کرا دیا۔ وہ چار اعتراض یہ ہیں۔ ایک تو انبیاء کی معصومیت پر یہ اعتراض

ف معصومیت پر اعتراض مذکور سے معلوم پادری صاحبوں کو کیا نفع تھا انبیا کو وہ خود تسلیم کرتے ہیں اور انکے اتباع کو اپنے ذمہ واجب سمجھتے ہیں۔ جب باوجود اعتقاد گنہگاری انبیاء انکا اتباع واجب ہے تو درصورت معصومیت انکے اسبات میں کیا فرق آسکتا ہے